"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا ہے قرآن ہی کی روشنی میں کیا ہے ——— جو کچھ فرمایا ہے، قرآن ہی کی روشنی میں اور قرآن ہی کی وضاحت کے لیے بیان فرمایا ہے۔" گویا ان کے نزدیک حدیث کی حیثیت قرآن کی شارح کی ہے، حدیث قرآن کا ایک جزء ہے اور جزء کی حیثیت سے اس کے ساتھ ستلزم ہے، اگر قرآن ہمارے لیے راہنما ہے تو حدیث اس کی شرح کی حیثیت سے ہمارے لیے راہنما ہے۔

انہوں نے فرمایا:

حدیث کے انکار کا فتنہ درجہ بدرجہ بڑھا ہے۔ شروع میں یہ اختلاف نہ تھا کہ حدیث حجت ہے یا نہیں، وقتی ہے یا دائمی؟ بلکہ پہلے اس حیثیت سے انکار ہوا کہ بعض احادیث عقل کے خلاف ہیں ——— کیا یہ حدیث ہے یا نہیں؟ ——— سند کے اعتبار سے اس کی حیثیت کیا ہے؟ ——— اور آج اس کا نام فتنۂ انکارِ حدیث ہے، ہندوستان میں سرسید وہ پہلا شخص ہے جس نے بہت سی احادیث کو یہ کہہ کر ٹھکرایا کہ یہ عقل کے خلاف ہیں، جبکہ پاکستان میں یہ فتنہ پرویزیت کے نام سے موسوم ہے، حالانکہ اگر سنت کو کتاب کے شارح کی حیثیت سے مان لیا جائے تو حدیث کی حجیت کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے ——— چنانچہ حضرت عائشہ رضؓ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا:

"كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ"!

گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعلی اور قولی طور پر قرآن کے شارح ہیں ——— اور اس حیثیت سے اس مسئلہ میں واقعتاً کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔!

جناب اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ:

جس دن اس سیمینار کا انعقاد ہوا ہے، اسی دن پورے عالم اسلام میں صدرِ پاکستان کی اپیل پر مسجدِ اقصیٰ میں اسرائیلی بربریت کے خلاف یومِ احتجاج منایا جا رہا تھا، سیمینار کے انعقاد کا پروگرام چونکہ پہلے ترتیب دیا گیا تھا اور یومِ احتجاج کا اعلان بعد میں ہوا اس لیے اسی سیمینار میں جناب اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے اس افسوس ناک واقعہ پر احتجاج کرتے ہوئے مختصر خطاب فرمایا ——— اس خطاب کے چند نکات حسب ذیل ہیں:

- یہودی قوم پاگل ہو چکی ہے جو مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہی ہے ——— !
- وہ وقت جلد آنے والا ہے جبکہ بہ ارشادِ پیمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایک پتھر پکار